جلد ۲ نمبر ۳۵

# الفضل

ایڈیٹر۔ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور پتہ پر ہو

جلد ۲ — مورخہ ۴۔ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ۱۰۔ رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری


قل ان الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء والله واسع عليم

[illegible]

## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ ثانی خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور تمام ممبران خاندان رسالت و خاندان خلیفۂ اول رضی بھی بخیریت ہیں۔

**مہمان** (۱) اکبر علی۔ دینانگر۔ (۲) محمد ابراہیم صاحب دھاریوال (۳) گل محمد خانصاحب۔ (۴) احمد علی اکبر شاہ صاحب تحصیل صوابی۔ (۵) حکیم عبد العزیز صاحب ہیلاں (گجرات)۔ (۶) مستری حسین محمد صاحب جموں۔ (۷) منشی عبد العزیز صاحب دہرم کوٹ۔ (۸) قاضی عبد الحق صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول جھنگ۔ (۹) منشی حسین بخش صاحب پٹیالی۔

**منصب خلافت** ۱۲۔ اپریل والی حضرت خلیفۃ ثانی کی تقریر جس میں مسئلہ خلافت اور اسکے متعلق اعتراضوں کا جواب ہے ۴ کے ٹکٹ پر

**الحکم ۲۸ جولائی** جس میں حضرت خلیفۃ ثانی کی وہ تقریر جو آپ نے طلباء مدرسہ کے سامنے فرمائی اور جس میں مسئلہ خلافت کا بھی ذکر ہے ۴ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیجئے۔

احباب خریداران الفضل کے بڑھانے میں کوشش کریں اسکی قومی باہمی مضامین میں سب اخباروں سے امتیازی فرق رکھتا ہے۔

## تازہ خبریں

**سٹاک ایکسچینج** (دنیا کی منڈی) بلا تعین میعاد بند ہو گئی ہے۔

(لنڈن ۳۱۔ جولائی) بنک آف انگلینڈ نے ڈسکونٹ کی شرح بڑھا کر ۸ فیصدی کر دی۔ جرمنی کے سرکاری بنک نے ڈسکونٹ کی شرح ۵ فیصدی کر دی ہے۔ جرمنی اور بلجیم نے اشیاء خوردنی کی برآمد بند کر دی۔

نیویارک کے سٹاک ایکسچینج میں بیسیوں کمپنیوں کے دیوالے نکل گئے۔ کافی اور کپاس کے حصوں کی قیمت گھٹ گئی ہے۔

ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ وائنا اور سینٹ پیٹرز برگ کے درمیان گفتگو کا سلسلہ پھر شروع ہو گیا ہے۔

(سینٹ پیٹرز برگ ۳۰۔ جولائی) پورٹ لینڈ سے برطانوی بیڑہ کی روانگی سے سخت دہشت پھیل گئی ہے۔ اس کے ساتھ جاپان کے اطمینان دلانے کی وجہ سے روس نے اپنا توپ خانہ پر بھروسہ کرنے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔

(لنڈن ۳۱۔ جولائی) دنیا بھر کی جہاز رانی کا نظام درہم برہم ہے۔ بیمہ نہ کئے جا سکنے کی وجہ سے جہاز رو کے جا رہے ہیں۔ تار کے ذریعہ سے جہازوں کی روانگیاں ملتوی کی جا رہی ہیں۔ اور بعض کو جلد منزل مقصود پر پہنچنے کی ہدایت کی جا رہی ہے۔ یورپ کے چھوٹے ملکوں میں غیر معمولی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا میں فوجی تیاریاں عمل میں آ رہی ہیں۔

(ہیگ ۳۱۔ جولائی) کوئین ولہلمینا (ملکہ ہالینڈ) نے حکم دیا ہے کہ فوج کے عام اجتماع و آراستگی کا فوراً انتظام کیا جائے۔

برلن ۳۱۔ جولائی۔ قیصر ولیم (جرمنی) نے فوجی قانون کا اعلان کر دیا ہے۔

(الہ آباد ۳۱۔ جولائی) برطانیہ فرانس کو اس بات پر مائل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ وہ الگ رہے۔ اور جرمنی کو روس کے خلاف اس شرط پر کارروائی کرنے کا موقعہ دے کہ جرمن بیڑا بحر شمالی کے جنوبی جانب نہ جائے۔

(لنڈن ۳۱۔ جولائی) امید کیجاتی ہے کہ ہوم رول ایکٹ ملتوی کر دیا جائیگا۔

کمیٹی نے بہتر ہزار روپیہ لگایا ہے۔ چڑیا خانہ کو توسیع دیکر بہت شاندار بنایا جائیگا۔


(باہتمام منشی غلام رسول مینجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر پبلشر و پرنٹر کے لئے شائع ہوا)

# الاخبار و الآراء

## تازہ خبریں

(وائنا ۳۰ جولائی) سرکاری اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بلگریڈ پایۂ تخت سرویہ میں آگ لگ رہی ہے بلگریڈ کی فوج نے مشین کی توپوں سے آسٹری لشکر پر گولہ باری کی۔ اس لئے اس پر گولہ باری کی گئی جو میگزین رات کے ایک بجے پھٹا۔ علی الصباح سرب فوج نے پل برباد کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہی آسٹری توپخانہ نے محصولات کے دفتر کو تباہ کر دیا کیونکہ وہاں سے گولے پھینکے گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی شہر کے حصوں میں آگ لگ گئی۔ وائنا سے لنڈن کے اخبارات کو جو خبریں بھیجی گئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آسٹری سپاہ نے دریائے ڈینیوب کو بلگریڈ اور سمندریہ میں عبور کیا۔ اور نیش اور سٹرا ٹینز (؟) کی طرف بڑھ رہی ہے۔

## سومالی ملا

سومالی لینڈ کے ملا نے اوگادین کے قبائل پر چڑھائی کر کے ان کو مطیع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کیونکہ انھوں نے اس کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کیا تھا۔ ملا نے کچھ عرصہ سے برٹش علاقہ پر کوئی حملہ نہیں کیا مگر افواہ ہے۔ کہ محکمہ نو آبادیات پر ملا پھر چڑھائی کرنے کی تجویز کر رہا ہے۔ جس میں آدمی ہائے پرواز کا عنصر بھی شامل ہوگا۔

## مسودہ ترمیم ہوم رول کا التوا

(لنڈن ۳۰ جولائی کا تار ہے) مسودہ ترمیم ہوم رول کی دوسری خواندگی ملتوی ہو گئی۔ مسٹر اسکوئتھ نے اس کی وجوہ بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت یوروپ میں امن اور جنگ کا مسئلہ در پیش ہے جس کے ساتھ ایسی ہولناک مصیبت کا خطرہ در پیش ہے۔ جس کی وسعت اور آثار کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ اس لئے یہ تمام دنیا کی اغراض کے لئے ضروری ہے۔ کہ برطانیہ جس کی اغراض اس موقعہ پر براہ راست کسی طرح معرض خطر میں نہیں۔ متحد ہو کر حالات کا مقابلہ کرے۔ اگر ہم آج ہوم رول کی ترمیم کے مسودہ پر مباحثہ کریں۔ تو ہم خانگی اختلافات کی پیچیدہ اور نازک بحثوں میں پڑ جائیں گے۔ اور انہی میں ہمارا وقت صرف ہو جائیگا جس کا ممکن ہے کہ بین الاقوامی حالت پر ایسا مضر اثر پڑے۔ جس کی تلافی بعد میں ناممکن ہو۔ مسٹر بونر لا کو بھی میرے خیالات سے اتفاق ہے۔

## جنگ آسٹریا و سرویا

(لنڈن ۳۰ جولائی کا تار ہے) آسٹریا اور روس کے مابین سلسلہ نامہ و پیام منقطع ہو جانے کے بعد اب کسی قدر امید کی جاتی ہے کہ قیصر جرمنی اور زار روس جنگ کے بارے میں گفت و شنید کریں گے لنڈن کی مالی حالت بالکل اطمینان کے قابل ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ بنک کو عنقریب طلائی سکہ میں ۳۰ لاکھ پونڈ وصول ہونے والے ہیں۔

سینٹ پیٹرز برگ ۳۰ جولائی۔ سربی افسروں کے میدان جنگ کو روانہ ہونے پر ماسکو میں حب الوطنی کے مظاہرے ہوئے۔ لوگوں نے انہیں بازاروں میں کندھوں پر اٹھا لیا۔ اور ان کی گاڑیاں پھولوں سے بھر گئیں۔

(۲) (لنڈن ۳۰ جولائی) اب جنگ کے آسٹریا اور سرویا تک محدود رہنے سے بالکل مایوسی ہو گئی ہے۔ ہر طرف یہی سوال کیا جا رہا ہے کہ جرمنی اور برطانیہ کیا کاروائی کریں گے۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ اگر فرانس پر یا بلجیم کی سرحد پر کسی قسم کا برا اثر پڑا۔ تو ہم اس کا بندوبست کر لیں گے۔ جس طرح جرمنی اس امر کو گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ آسٹریا ہنگری کو روس کچل ڈالے۔ اسی طرح ہم اسکو گوارا نہیں کر سکتے کہ جرمنی فرانس کو کچل ڈالے۔ ڈیلی نیوز لکھتا ہے۔ کہ فرانس انگلستان اور اٹلی کے آزاد باشندوں کو ہرگز اس خاندانی جنگ میں نہ الجھنا چاہیئے۔ ہالینڈ اور بلجیم نے اپنی غیر جانبداری کا اعلان کر دیا ہے۔

(۳) (لنڈن ۳۱ جولائی) جرمنی نے روس کو الٹی میٹم دیدیا ہے۔ یہ محض روس کے فوجی اجتماع و آراستگی کے متعلق جرمنی کی طرف سے جواب طلبی کی درخواست تھی۔

(۴) آسٹروی افواج دریائے ڈینیوب بلغراد و سمندریہ سے عبور کر گئی ہے۔ اور آخرالذکر مقام پر سخت لڑائی ہوئی ہے اب آسٹروی سپاہ مقامات اوسی پیکا اور فش کی طرف پیش قدمی کر رہی ہے مگر سرکاری طور پر ان خبروں کی تصدیق نہیں ہوئی۔

(۵) (لنڈن ۳۱ جولائی) بلغراد کے مراسلات سے پایا جاتا ہے کہ بدھ کی رات کے گیارہ بجے آسٹرویوں نے بلغراد پر دوسری دفعہ حملہ کیا گولہ باری سے بعض مکانات کو نقصان پہنچا۔ سرویا کے توپخانہ نے حتی الوسع خاموشی سے کام لیا۔ ایک آسٹروی گنبوٹ کو سخت نقصان پہنچا۔ آسٹریوں نے ہر چند دریا کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ مگر سرویوں نے رائفل اور کلدار توپوں کی مدد سے انہیں پسپا کر دیا۔ لڑائی صبح کے ۴ بجے تک جاری رہی۔ سرویا کو کچھ نقصان نہیں پہنچا۔

برلن۔ ۳۰ جولائی۔ بیک وزیر اعظم (جرمنی)، ٹرپیز وزیر بحری اور محکمات ہروان جیگو وزیر خارجہ۔ و رشتہ کو کانفرنس کی بحری و فوجی کے افسران اسے جو نصف شب تک رہی۔

(۷) (لنڈن ۳۱ جولائی) مسٹر ایکو بھی جرمنی کے ذریعہ سے ابھی یہ بات سنی ہے کہ روس اور بیڑہ کے عام اجتماع کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کی مارشل لا و فوجی قانون کا اعلان ہو گیا ہے۔ اور روسی فوجوں کے اجتماع نے ایک عام صورت اختیار کی ہے فرانس بھی اس کی تقلید کریگا۔

## مسیح موعود کی پیشگوئی

۴ جولائی ۱۹۱۴ء کو دریائے بیاس میں آیا وہ سیلاب مسیح موعود کی پیشگوئی ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء کو پوری کر کے مخالفین کے لئے زندہ گواہ ہو چکا ہے۔ سیلاب نے جو حالت بیٹ کر دریائے بیاس کی وجہ سے بنائی۔ اسکا ذکر سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ (۱) تادون (۲) گوپی پور۔ (۳) مناب پور۔ (۴) جگت پور۔ (۵) میانی پٹھاناں۔ (۶) سلطان پور۔ (۷) کپور تھلہ۔ یہ تو سات مشہور شہر ہیں۔ باقی جو چھوٹی چھوٹی آبادیاں دریائے بیاس کے طوفان کی غضب ناک حالت میں بہ گئی ہیں۔ وہ سو ڈیڑھ سو سے کم نہیں ہیں۔ مال مویشی گھروں کے اسباب مرد عورتیں بچے جنگلی جانوروں کی تعداد سوائے اللہ تعالےٰ کے کون جانتا ہے۔ ہاں سانپ اور اژدہے اسقدر آئے ہیں۔ کہ جو لکڑی سیلاب میں آئی۔ اس پر سانپ اور اژدہے ہی تھے۔ اس لئے جو مرد یا عورت لکڑی کو پکڑتی تھی۔ ان سانپوں کے سبب سپرد اجل ہو جاتی تھی۔ پتن تو شہرہ ہے جو بڑی گذرگاہ ہے اور گورداسپور سے ۸ میل ہے۔ گورنمنٹ نے پچھلے سال ۸۰ ہزار روپیہ لگا کر صرف ۳ میل سڑک جو پنجاب میں واقعہ ہے بنوائی تھی اور بڑے بڑے نفیس پل بنوائے تھے۔ بالکل ٹوٹ گئی ہے اور پل بیکار ہو گئے ہیں۔ اب اور بیجے کا اکثر علاقہ بیٹ میں نمودار ہوا ہے۔ کہ پتن تو شہرہ سے نچلی طرف علاقہ بیٹ میں اسقدر چوہا پیدا ہوا ہے۔ کہ کوئی حد و حساب نہیں۔ زمیندار جو فصل بوتے ہیں تمام کی تمام چوہا کھا جاتا ہے۔ زمیندار رات کو آگ کی روشنی کر کے چوہا کو ہٹاتے ہیں دیگر بارش اس کثرت سے ہو رہی ہے کہ بعض لوگوں کا مال مویشی اور گھر دکان اسباب نظر سیلاب ہو چکا ہوا ہے۔ مکان گرے ہوئے ہیں۔ کپڑوں اور چارپائیوں کی جھلیاں اور جھونپڑیاں کی ٹٹیاں اور سرکیاں لگا کر گذارہ کر رہے ہیں۔ اور ابھی تک بارش بدستور جاری ہے اور فصل ابھی نہیں بویا گیا۔ جہاں بوتے ہیں۔ چوہا کھا جاتا ہے۔ کاش! یہ لوگ سوچیں کہ انکا یہ حال کیوں ہے۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ مگر انھوں نے نہ پہچانا۔

**معذرت:** پتھر ٹوٹنے کی وجہ سے چھپائی خراب ہے۔ مینیجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الفضل

قادیان۔ دارالامان۔ ۴۔ اگست ۱۹۱۴ء

# ڈینیوب کے پانیوں کو آگ

## مسیح موعود کی پیشگوئی

## جنگ کا آغاز

نمبر ۲

جو وقت ہمارا قلم میدان قرطاس پر جنبش کر رہا ہے۔ اس وقت آسٹریا کی افواج سرویا کے دارالخلافہ بلغراد کو جلا کر جنوب کی طرف اندرون ملک میں حرکت کر رہی ہیں۔ اور خونریز ہنگامہائے کارزار وقوع میں آرہے ہیں۔ آسمان پر طیارے شکاری عقابوں کی طرح بدقسمت ابنائے آدم کو ہلاک کرنے کے لئے منڈلا رہے ہیں۔ دریائے ڈینیوب کے پانیوں پر جنگی کشتیاں اپنے تباہی خیز کام میں مصروف ہیں۔ "اور کشتیاں چلتی ہیں۔ تا ہوں" کشتیاں کا سماں بندھ رہا ہے۔ اور سرویا کی زمین پر سوار و پیادہ افواج اور توپخانوں نے میدان رستخیز بپا کر کے سربی رعایا کے صحن میں ندیاں ہاں خون کی ندیاں چلادی ہیں۔ اگرچہ خبروں کی بندش کے سبب میدان جنگ کی اصل خبروں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ تاہم اصل واقعہ معلوم ہونے سے نہیں رہ سکتا۔ اور دنیا کو آخر خبر ہو گئی ہے۔ کہ کمانو دو کی فتح پر اترانے۔ ترکوں پر ظلم و ستم توڑنے والے سربلوں اور فتح ادرنہ میں حصہ لینے والے سربی توپخانہ کا اب ایک زبردست حریف کے ساتھ سابقہ پڑ جانے کے باعث قافیہ تنگ ہو رہا ہے۔ آسٹرین فوجیں نہ صرف اصل سرویا میں داخل ہو چکی ہیں۔ بلکہ ہمارا قیاس ہے۔ کہ جبل اسود اور سرویا کی سپاہ کو علیحدہ رکھنے کے لئے آسٹریا کی فوج کا ایک حصہ صوبہ نووی بازار میں بھی داخل ہو چکا ہوگا۔

ابھی تک اگرچہ یوروپ کی دوسری طاقتوں میں کوئی مٹ بھیڑ نہیں ہوئی۔ لیکن حالت کے نہایت نازک ہونیکا سب کو اعتراف ہے۔ عالمگیر جنگ۔ کا خطرہ بڑی حد تک عملی صورت اختیار کر چکا ہے انگریزی بیڑہ ایک طرف بحیرہ ابیض متوسط میں جزیرہ مالٹا پر مجتمع ہو چکا ہے۔ دوسری طرف بحیرہ شمالی میں سرعت کے ساتھ بحری تیاری اور روزداری کے ساتھ جنگی جہازوں کی نقل و حرکت ہو رہی ہے۔ روس سرویہ کی حمائت پر خلوص دل سے آمادہ اور اپنے ۵۲ صوبوں میں اجتماع افواج کا حکم دے چکا ہے۔ جنگ کی صورت میں زار خود سپہ سالار اعظم ہوں گے۔ بحیرہ اسود اور خلیج فنلینڈ کی روشنیاں گل کر دی گئی ہیں۔ فرانس خاموشی سے تیاری جنگ میں مصروف ہے۔ یہ تو ہے اتفاق ثلاثہ کی طاقتوں کا حال۔ اس کے مقابل اتحاد ثلاثہ کی ایک طاقت آسٹریا عملاً جنگ میں مصروف ہے۔ اور جرمنی اور اٹلی اس کی پشت پناہ کے لئے آمادہ ہونے پر مجبور ہیں۔ آسٹریا اور روس کے سیاسی تعلقات منقطع ہو چکے ہیں۔ اب صرف دیر اس قدر ہے کہ جونہی روسی افواج کے کسی ایک دستہ نے بھی سرحد آسٹریا کو عبور کیا۔ فوراً آتش جنگ مشتعل ہو جائیگی۔ اور دنیا کے خرمن امن پر نہائت تباہ کن بجلی گرے گی۔

اوہ! کیسا بھیانک منظر۔ کیسا خوفناک نظارہ! کیسا دل ہلا دینے والا حادثہ ہے۔ کہ جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ جبکا خیال مسٹر ایسکوئیتھ اور سر ایڈورڈ گرے جیسے ماہرین سیاست کو متحیر اور پریشان کرتا ہے۔

غرض جنگ شروع ہو گئی ہے۔ آسٹریا کے مقابل سردست سرویا اور اسکا پہاڑی حلیف جبل اسود ہیں۔ لہذا ناظرین کی اطلاع کے لئے حسب وعدہ جنگ کی وجوہات اور متخاصمین کی طاقت کا موازنہ کرتے ہیں۔

### وجوہات

(۱) سرویا اور جبل اسود روس کے ایما سے باہم ملحق ہونے کے لئے تیار تھے۔ سرویا کا بادشاہ جبل اسود کے حکمران کا داماد ہے۔ تجویز ہو چکی تھی۔ کہ شاہ پیٹر والیٔ سرویا صحت کا عذر کر کے تخت سے دستبردار ہو جائیں۔ اور ولیعہد شہزادہ الگزینڈر مسندنشین ہو چنانچہ اس پر عمل بھی کیا جا چکا ہے۔ اب دیر اسقدر تھی۔ کہ شاہ نکولس اپنے نواسے کو اپنا جانشین قرار دیکر جبل اسود (مانٹی نیگرو) کی حکومت سے دستبردار ہو جائے۔ ۲۹۔ جون کو یہ رسم عمل میں آنیوالی تھی۔ کیونکہ اس دن قصوہ کی فتح کا جشن سالیانہ تھا۔ مگر ۲۸۔ جون کو پرنزیپ کے قاتلانہ حملے نے آسٹریا کو چونکا دیا۔ اب اس حالت کو دیکھ کر اگرچہ اصل الحاق شاہ نکولس کی زندگی تک ملتوی رکھا گیا۔ لیکن یہ طے کر لیا گیا۔ کہ ہر دو ریاستوں کا وزیر مال اور وزیر خارجہ ایک ہو جائے۔ اور خاموشی کے ساتھ سرویا بحیرہ ایڈریاٹک کی ایک طاقت بنجائے اور بوقت فرصت بوسینیا اور البانیہ کو ہڑپ کر کے آسٹریا کو زک دے۔

(۲) آرچ ڈیوک فرڈیننڈ کے قتل پر تحقیقات ہونے سے معلوم ہوا۔ کہ آسٹریا ہنگری کے ولیعہد کا قتل سرویا کی ایک بڑی بھاری سازش کا نتیجہ تھا۔ کیونکہ

(ا) قاتل کا پستول سرویہ کے ایک کارخانہ کا بنا ہوا تھا۔ بمب بھی سرویا میں تیار ہوئے تھے۔ اور اس کثرت سے آسٹریا کی سرب رعایا میں تقسیم کئے گئے تھے۔ کہ درختوں تک پر بمب پائے گئے۔ اور ڈیوک و ڈچس کے کمروں میں رکھوا دیئے گئے۔

(ب) اس مجرمانہ حرکت کی سرپرستی اور مالی اعانت کا بلغراد میں ایسا کافی انتظام کیا گیا۔ اور قاتلوں کو اسقدر کافی امداد بہم پہنچائی گئی۔ کہ اکیلے گوزڈ پرنزیپ کے کمرہ سے دو ہزار کرونن (سروی سکہ) برآمد ہوئے۔ اور تحقیقات سے ثابت ہوا۔ کہ پرنزیپ کی طرح کے دس اور آدمی شاہزادہ کے قتل پر متعین تھے۔

(ج) خفیہ خفیہ آسٹریا کی سرب رعایا کو اسقدر بغاوت پر آمادہ کیا گیا۔ کہ عورتوں اور لڑکیوں تک نے حکومت کے خلاف اور ولیعہد کے قتل میں حصہ لیا۔ چنانچہ دیکھا گیا تھا۔ کہ قاتل کے پاس اقدام قتل سے چند عورتیں جلدی سے آئیں اور جھٹ غائب ہو گئیں۔ اور بہت سی ایسی عورتیں اور لڑکیاں بعد تحقیقات ماخوذ کی جا چکی ہیں۔ جن سے اس سازش اور سرویا کے افسروں کا اس میں ملوث ہونا معلوم ہوا ہے۔

(۳) سروین شورش پسندوں نے ایسا انتظام کیا تھا۔ کہ ۲۸۔ جون کو سرویہ کی خود مختاری کا دن ۔۔ بڑی شان و شوکت سے منایا جائے۔ چنانچہ سربی اخبارات نے حکومت آسٹریا کے خلاف نہایت جوش دلانے والے مضامین شائع کئے۔ جن سے سربی سازش کے گہرا ہونے کا پتہ لگتا ہے۔ ایک اخبار الموسوم "پیمونٹی" نے مفصلہ ذیل پرچشی تحریر اپنی ۲۵۔ جون کی اشاعت میں شائع کی۔ اور لکھا۔ کہ

"آسٹریا ہنگری کے ولیعہد کے لئے مناسب ہے۔ بوسنیا ہرزیگووینا کو اچھی طرح دیکھ لے۔ کیونکہ یہ اس کے دیکھنے کا آخری موقعہ ہے۔"

(۴) البانیہ کی شورش کا طوفان کے ساتھ سرویا بھی ذمہ وار ہے اور شمالی علاقہ البانیہ میں سرویا کی شہ پر ایک خود مختار جمہوری ریاست بنی ہوئی ہے جسکی اعانت کے لئے ۔۔۔ پونڈ ماہوار سرویا کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

(۵) آسٹریا کے اموال تجارت کا داخلہ بلقان و مقدونیہ میں روکا جا رہا تھا۔ اور سرویا ہر ممکن کوشش کے ذریعہ آسٹریا پر سالونیکا کا راستہ مسدود کر رہا تھا

یہ ہیں جنگ کے چند وجوہات جنکو حادثہ قتل کے بعد بھی آسٹرین مدبرین نے چھپائے رکھا اور یہی کہتے رہے۔ کہ سرویا کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے جائینگے اور کوئی موقعہ ایسا نہ دیا جائیگا جس سے سرویا کے احساس کو صدمہ ہو (سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۲)

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

# الاسلام

## اطاعت

اگر ذرات کائنات پر نظر غائر ڈالی جاوے۔ تو صاف پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ ہر ذرہ اپنے مفوضہ فرض کو سرانجام دے رہا ہے۔ ولہ اسلم من فی السمٰوات والارض طوعاً وکرھاً والیہ یرجعون جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اسی کی اطاعت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور سب کا وہی مرجع ہے۔ تمام اشیاء خواہ حجر ہوں یا شجر۔ جمادات ہو یا نباتات۔ چرند ہوں یا پرند حیوان ہوں یا انسان فرمانبرداری میں چون وچرا نہیں کرتے اشیاء اور مخلوقات کی سرشت جبلت اور طبیعت اسی قسم کی واقعہ ہوئی ہے۔ کہ بجز اطاعت کے کوئی کام سرانجام پاتا ہی نہیں۔ بدوی لاائف لو۔ یا حضری ہر شعبہ زندگی میں اطاعت کا ہونا لازمی اور لابدی ہے دنیا کا تمدن آناً فاناً درہم برہم ہو جاوے۔ اگر لوگ اطاعت کے جوئے کو گردن سے اتار کر آزادی مطلق کا جامہ پہن لیں تو یہ نظام عالم یکدم زوال پذیر ہو جائے۔ غرضیکہ اطاعت کے بغیر دنیا کا کوئی کام ہوتا نظر نہیں آتا کوئی گھر گھر والوں کی باہمی اطاعت کے بغیر آباد نہیں رہ سکتا۔ نہ کوئی شہر اور ملک معمور اور ترقی کر سکتا ہے۔ انسان کے سوا جتنی مخلوقات دنیا میں ہے۔ اپنے اپنے طریقہ میں مطیع اور منقاد ہیں۔ کل قد علم صلاتہ وتسبیحہ۔ ہر ایک اپنے کام اور فرض کو سمجھتا ہے۔ ان من شی الا یسبح بحمدہٖ ہر ایک چیز اپنے خالق کی تنزیہ کر رہی ہے اور اس کے پاک ہونے کو اظہر من الشمس کر رہی ہے۔ اور ثابت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جامع جمیع صفات کاملہ ہے۔ اور تمام عیوب اور نقائص سے پاک اور برتر ہے۔ ہاں انسانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو کہ اپنے خالق کی قدر نہیں کرتے۔ اور اسکی حمد اور تسبیح میں رطب اللسان نہیں ہیں۔

مذکورۃ الصدر بیان سے واضح ہے۔ کہ انسان کی فطرت اطاعت کے لئے مجبول ہے۔ ہر انسان کو کسی حد تک کسی نہ کسی کی اطاعت ضرور کرنی پڑتی ہے۔ بعض انسان اگر کسی اور کی اطاعت نہیں کرتے۔ تو وہ اپنے ہوا کی اتباع کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا فرض کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ زمانہ طفولیت سے لیکر شیخوخت تک مختلف حالات انسان پر گذرتے ہیں۔ اور ہر حالت میں انسان اپنے پیش پیش کے حالات سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس کو ہر وقت اور ہر حالت میں احتیاج لگی ہوئی ہے۔ اس لئے اپنی حاجت براری کیلئے ضرور کسی نہ کسی کا مطیع بنتا ہے۔ ہمیں روزمرہ کا تجربہ اور مشاہدہ پکار پکار کر بتا رہا ہے۔ کہ بغیر اطاعت کے کوئی چارہ نہیں۔ پس مذاہب عالم میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ مذہب سچا اور راست ہوگا جو انسان کی اس فطرت کو مفید کام میں لگاوے۔ اور اس کے اسی مادہ اطاعت میں احسن تربیت کرے۔ اور اس کے ان فطرتی قویٰ کی کماحقہ پرورش کرے۔

آج ہم اس زرین اصل کی محک پر مذاہب عالم کو پرکھتے ہیں۔ اور معلوم کرتے ہیں۔ کہ کونسا مذہب اس اصل پر پورا اترتا ہے۔ اور اس میں کامیاب اور مظفر و منصور ہوتا ہے اور کونسے مذاہب اس پر پورے نہیں اترتے۔ اور فیل ہو جاتے ہیں۔ قوانین فطرت بڑے زور سے بتا رہے ہیں۔ کہ مذہب کی اصل غرض اطاعت ہے۔ ماخلقت الجن والانس الالیعبدون۔ میں نے جن وانس صرف اپنی اطاعت کیلئے پیدا کیا ہے پس جس مذہب نے بہت سے وسائل اور ذرائع اطاعت الٰہی کے لئے بہم پہنچائے ہیں۔ وہی مذہب مذہب بنانے کے قابل ہے۔ باقی مذاہب قابل التفات بھی نہیں۔

صرف مذہب اسلام ہی ہے۔ جو کہ اطاعت الٰہی کے قوانین اور ضوابط بیان فرماتا ہے۔ لفظ اسلام خود اس بات کا شاہد ناطق ہے دیکھو کیسے نام میں ہی اپنی غرض رکھدی ہے۔ باقی مذاہب کے نام بالکل بے معنی اور طائل معلوم ہوتے ہیں۔ اسلام کہتے ہیں فرمانبرداری کو۔ اپنی رضاء کو رضاء مولیٰ پر قربان کر دینے کو۔ احکام الٰہی کے سامنے اپنی گردن جھکا دینے کو۔ کیا یہی ایک برہان اسلام کے منجانب اللہ ہونے کے لئے کافی سے بڑھ کر دلیل نہیں ہے۔ ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید۔ اس میں ضرور اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو کہ صاحبدل ہو اور توجہ سے سنے اور وہ مشاہدہ بھی کر رہا ہو۔ باقی مذاہب کو یہ بات میسر نہیں آئی۔ ان کے نام معنی خیز نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں مذہب کی غرض اور مقصد قوی مفقود اور معدوم معلوم ہوتا ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ دین الٰہی ہمیشہ سے اسلام ہی رہا ہے۔ دیگر ادیان انسانوں کے نام پر ہیں چونکہ فانی ان کے بانی ہیں۔ اس لئے وہ ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ اسلام چونکہ السلام کا دین ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ صحیح اور سالم رہیگا۔ اور ہمیشہ زندہ رہیگا باقی تمام مذاہب مردہ ہیں۔ ان الدین عند اللّٰہ الاسلام۔ اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی دین ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہی دین پسندیدہ ہے جس میں اللہ کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ ورضیت لکم الاسلام دینا۔ اور میں نے پسند کیا۔ کہ تمہارا دین اسلام ہو۔

دنیا میں ہمیشہ فرمانبردار کی عزت کی جاتی ہے۔ اور نافرمان کی ذلت ہوتی ہے۔ باپ کی نظر میں بھی وہی بیٹا قابل عزت ہوتا ہے۔ جو کہ اپنے باپ کا مطیع اور فرمانبردار ہوتا ہے۔ نوکروں میں اسی نوکر کی عزت ہوتی ہے جو کہ مالک کا فرمانبردار اور تابع ہوتا ہے۔ ضرب اللہ مثلاً رجلین احدھما ابکم لا یقدر علیٰ شیٔ وھو کل علیٰ مولاہ اینما یوجھہ لایات بخیر ھل یستوی ھو ومن یامر بالعدل وھو علیٰ صراط مستقیم اللہ تعالیٰ نے دو مردوں کی مثال بیان فرمائی ہے۔ ایک گونگا کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اور وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے۔ جہاں جاتا ہے۔ کوئی بھلا کام نہیں کرتا۔ کیا وہ ایسے شخص کا ہم پلہ ہو سکتا ہے۔ جو کہ عدل کا حکم کرتا اور خود بھی کامیابی کی اقرب راہ پر سوار ہے۔ پس مذاہب میں سے بھی اللہ تعالیٰ کو وہی مذہب پسند ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا حکم کرتا اور صراط مستقیم پر ہے یعنی وہ مذہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچا مذہب ہو سکتا ہے۔ جو کہ بہت جلدی خدا تک پہنچانے کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے اور پھر دوسروں کو عدل کے ساتھ حکم بھی کرتا ہے۔ یعنی ان کی عملی زندگی پر بڑا اثر رکھتا ہو۔ اور انکی زندگی سنوار سکتا ہو۔

اسلام کا ہر حکم انسان کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے متعلق ہوتا ہے ہر اسلامی حکم میں اطاعت الٰہی کو ملحوظ اور مدنظر رکھا گیا ہے۔ سب سے پہلے زبان سے اطاعت کرائی جاتی ہے۔ اور اس سے اقرار کرایا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمام معبودان باطلہ کو بالکل ترک کر دے۔ پھر اس کے جوارح کو اطاعت الٰہی میں لانے کیلئے نماز کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ احکام الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔ اور اس کے احکام کے آگے بغیر کسی چون وچرا کے مودب کھڑا ہو پھر اس کے آگے سر جھکا دے۔ اور آخرکار تذلل اور معبود برحق کی عظمت کا عملی اقرار کرے۔ اور سجدہ میں جا گرے۔ اور زکواۃ میں مالی اطاعت سکھائی گئی ہے۔ اور حج اور صیام میں اطاعت محبت کا عملی نمونہ سکھایا گیا ہے۔ کہ اپنے محبوب کے لئے کس طرح ایک محب بھوکا پیاسا رہ سکتا ہے اور اسکی رضاء کے حصول کیلئے وہ کسطرح اپنے وطن بال بچوں اور احباب کو خیرباد کہہ سکتا ہے۔ اور جہاد میں وہ کسطرح اس پیارے کو خوش کرنے کے لئے اپنی جان تک دینے میں دریغ نہیں کرتا۔ غرضیکہ مسلم کی زبان اعضاء مال الغرض بیوی۔ احباب۔ وطن حتیٰ کہ اس کی جان اطاعت الٰہی میں سب کے سب قربان ہونیکو طیار ہیں۔ کیا یہ بات کسی اور مذہب میں ہے؟ کیا یہ وسائل اور ذرائع کسی اور ملت میں پائے جاتے ہیں؟ جبکہ یہ یقینی بات ہے۔ کہ یہ صرف اسلام میں ہی ہیں تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہم اعلان نہ کریں۔ کہ صرف اسلام ہی الٰہی مذہب ہے۔

# حضرت مسیح موعود کے اشعار پر اعتراض

افسوس کہ آجکل کے مولوی فاضل کے پاس شدہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے اشعار پر ایسے لغو اعتراض کرتے ہیں۔ جن کو نہ تو لغات عربیہ مشہورہ کا علم ہے اور نہ اوزان اشعار عربیہ کے قواعد تقطیع کی خبر اور نہ یہ شرم ہے کہ ایسے اعتراضوں سے ہماری سند مولویت اور فضیلت علمی کی قلعی کھل جاویگی اس سے سابق شحنۂ حق نے جس کو دعوی السنہ شرقیہ کی تجدید کا تہا اس نے بھی اپنے ضمیمہ اخبار میں کچھ اعتراض کرنے شروع کئے تھے۔ جن کا جواب دندان شکن خاکسار نے دیا تہا تب مجبوراً اس کو اپنا ضمیمہ ہی بند کرنا پڑا۔ اس کو ایک مدت گذر گئی ابتک جاری نہیں ہوا۔ الحال ایک صاحب محمد فیض الحسن لاہوری مولوی فاضل پیدا ہوئے ہیں۔ انہوں نے چند اعتراض اون اشعار عربیہ پر جو پیشانی الفضل پر لکہے جاتے ہیں۔ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۴ء بعنوان قادیانی مسیح کی عربی دانی شائع کرائے ہیں۔ جس سے انکی فضیلت علمی کا حال واضح ہوتا ہے۔

**اعتراض اول** آپ فرماتے ہیں۔ دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ یوں ہے۔ فحارب ملیکا اجتباھم کمشتری۔ اجتباھم کا ہمزہ وصلی ہے جو یہاں گرایا نہیں گیا۔ دوسرا اعتراض۔ مرزا صاحب اپنے آپ کو مجدد مسیح پیغمبر اور کیا کیا کہتے ہیں تو کیا قرآن وحدیث کی رو سے دوسرے ستاروں پر مشتری کو فضیلت حاصل ہے۔ الجواب معترض کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ہمزہ وصلی تقطیع میں کہیں تو گرایا جاتا ہے اور کہیں پر نہیں گرایا جاتا۔ چنانچہ غیاث اللغات تک میں لکھا ہے کہ در تقطیع الف وصل را گاہے ساقط کنند و گاہے بحال دارند۔ جبکہ فارسی میں تقطیع کا یہ حال ہے تو پھر عربی اشعار کی تقطیع جس میں تحریک ساکن کی اور اس کا عکس اور مقصور کا مد اور اس کا عکس وغیرہ وغیرہ جو دس امور جائز ہیں تو ہمزہ وصل کا بحال رکھنا کیوں ناجائز قرار دیا جاوے دیکھو قصائد متاخرین اور متقدمین ہم یہاں پر قصیدہ شاطبیہ سے دو شعر لکھتے ہیں جن میں ہمزہ وصل بحال رکھا گیا ہے اور ممدود کو مقصور

کہا گیا ہے ۵ وقاربہ المرضي قرمشلہ ٭ کالاترج حالیہ مریحاً وموکلا ٭ وثلث ان الحمد للہ دائماً ٭ ومالیس مبدوا بہ اجذم العلا۔ اسی کا شارح لکھتا ہے۔ والعلاء بفتح العین یلزمہ المد وہو الرفعۃ والشرف اتی بہ دنی قافیۃ البیت علی لفظ المقصور۔ جبکہ ہمزہ لازمی کو تقطیع میں گرادیا گیا ہی توہمزہ وصلی کا بحال رکھنا کونسا گناہ ہے کیونکہ اول شعر میں المرضی کا ہمزہ وصل اور نیز الاترج کا الف وصل بحال رکھا ہے ورنہ آپ تقطیع کرکے دکھادیں اور یہ قصیدہ ایک بڑے امام اور علامۂ فن شعر کا ہے اور بھی صدہا اس قسم کے زحافات ہم پیش کرسکتے ہیں۔ مگر اس جگہ پر تو ہمزہ وصلی کا گرانا ہرگز جائز ہی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اجتباھم کمشتری جملہ مستانفہ ہے جو بطور استیناف کے ابتداءً واقع ہوا ہے۔ سوال مقدر یہ ہے کہ مخاطب کیوں بادشاہ عظیم الشان سے محاربہ کرے تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ اسی شاہنشاہ نے تو اون خلفاء کو واسطے خلافت کے برگزیدہ اور مقبول کیا ہے۔ پس یہاں پر اجتباھم کمشتری سوال مقدر کا جواب واقع ہوا ہے جو جملہ مستانفہ ہے اور ابتداء میں ہمزہ وصل کا گرایا جانا ہرگز جائز نہیں ہے۔

دوسرا اعتراض اس بناء پر ہے کہ ۔ فحارب ملیکا اجتباھم کمشتری کے معنے آپ یہ سمجھے ہیں کہ :۔ "خدا تعالی نے (انکو) دوسروں پر وہ فضیلت دی ہے جو مشتری ستارہ کو دوسرے ستاروں پر ہے۔" پھر اس پر بہت ہنسی اڑائی ہے۔ فیض الحسن کیلئے کس قدر شرم کی بات ہے کہ وہ یہ بھی نہیں سمجھ سکا کہ مشتری کے معنے خریدار کے ہیں۔ اور مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر تجھے امر خلافت برا معلوم ہوتا ہے تو جاکے خدا سے لڑ جس نے ان خلفاء راشدین کو اس طرح انتخاب کیا جس طرح کوئی خریدار اپنے لئے چیزوں میں سے ایک عمدہ چیز انتخاب کرتا ہے۔ مطلب تو یہ ہے۔ مگر یہ بیسویں صدی کا مدعی علم وفضل ملا کچھ کا کچھ سمجھ رہا ہے

**اعتراض دیگر** اس شعر میں فباذنہ قد قام ماکان واقعاً۔ فلا تبک بعد ظہور قدر مقدر۔ فرماتے ہیں کہ پہلے مصرعہ کا وزن عروضی بالکل غلط ہے اور قدر کی جگہ امر مقدر بہتر تہا۔ الجواب۔ یہ جرح مبہم ہے جو کسی اہل علم کے نزدیک مقبول نہیں۔ آپ پر لازم تہا کہ اولاً اس قصیدہ کی جو بحر ہے اس کو بیان فرماتے۔ اور پھر ثانیاً اس بحر کی تقطیع کرتے۔ اور ثالثاً یہ ثابت کرتے کہ اس میں یہ زحاف واقع ہے اور رابعاً یہ ثابت کرتے کہ یہ زحاف ناجائز ہے۔ تب آپ کی جرح پر التفات کرکے ہم جواب دیتے۔ لیکن ان چاروں امروں میں سے آپنے کسی ایک امر کا بیان بھی نہیں کیا لہذا جواب دینے کی ہم کو کوئی ضرورت نہیں تھی۔ مگر تاہم ایک ایسا اشارتاً جواب دیدیتے ہیں۔ کہ اگر آپ کو علم عروض عربی سے کچھ مس ہے تو آپ سمجھ جاوینگے۔ العاقل تکفیہ الاشارہ۔ اور اگر آپ اقرار تلمذ کا کریں تو ہم انشاء اللہ تعالی امور اربعہ سمجھا کر اس شعر کی تقطیع اور وزن عروض کا صحیح ہونا سمجھا دینگے۔ بالفعل اشارتاً جواب یہ ہے۔ بحر مقبوض کسے کہتے ہیں؟ جو قبض اصطلاحی سے مشتق ہے مسبّغ کسے کہتے ہیں جو تسبیغ اصطلاحی سے مشتق ہے۔ محذوف کسے کہتے ہیں۔ جو حذف اصطلاحی شعراء سے مشتق ہے اور بحر طویل کے ارکان کون کون سے ہیں اور اس میں زحافات جائز کون کون سی ہیں اور نیز سبب خفیف۔ سبب ثقیل وتد مجموع۔ وتد مفروق کی تعریف علم عروض میں کیا کیا لکھی ہے۔ اور الفاظ صدر عروض ابتداء ضرب حشو کے معنی اصطلاح علم عروض میں کیا ہیں۔ اور شعراء عرب کے نزدیک وہ کون کون سے امور عشرہ ہیں جو تقطیع وزن شعر عربی میں انھوں نے جائز رکھے ہیں۔ باوجودیکہ نثر میں کلیتاً وعموماً جائز نہیں۔ مگر شاذ ونادر مستعمل ہوجاتے ہیں۔ ان جملہ امور کو اگر آپ سمجھ لیوینگے۔ تو انشاء اللہ تعالے آپکے اعتراض کا جواب خودبخود پیدا ہوجاویگا۔ مگر کسی قدر علم عروض عربی کا اور ترک کرنا تعصب وعناد کا بھی شرط ہے۔ آگے رہا قدر مقدر کی جگہ پر امر مقدر کا بہتر ہونا۔ اے حضرت آپ کو علم فصاحت اور بلاغت سے بالکل مس نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ خلافت خلفاء ثلثہ کی بموجب علم رہی۔ اور وعدہ مندرجہ آیت استخلاف کے اس زور وشور کے ساتھ واقع ہوئی ہے کہ مخالفین اسلام بھی مقر ہیں کہ اس کی نظیر دنیا میں موجود نہیں چونکہ قدر مقدر میں بہ نسبت امر مقدر کے مبالغہ زیادہ تر ہے۔ اس لئے مقتضی بلاغت اعجازی یہی تہا کہ قدر مقدر فرمایا جاتا۔ کیونکہ لفظ امر کا تو عام ہے خواہ وہ امر انسان کی طرف سے ہو۔ اور خواہ اللہ تعالے کی طرف سے۔ بخلاف لفظ قدر کے کہ قدر تو حکم الہی ہی کو کہتے ہیں۔ معہذا اس کو لفظ قدر کے ساتھ موصوف کرنا تاکید پر تاکید ہوگئی۔ جو بمقابلہ منکرین خلافت کے ضروری امر تھی۔ کما قال اللہ تعالی ۔ و کان امر اللہ قدرا

مقدوداً۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت معاملہ نکاح زینب میں اس سے قبل فرمایا گیا ہے۔ کان امر اللہ مفعولاً اس کی دلیل اس طرح پر ارشاد فرمائی کہ :- سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل وکان امر اللہ قدراً مقدوراً۔ اور استدلال میں قوت کا زیادہ ہونا ضروری ہے۔ اب فرمائیے کہ اسجگہ امر مقدر میں بلاغت ہے یا قدر مقدر میں زیادہ بلاغت ہے۔ پس اہل بصیرت ضرور بالضرور اقرار کریگا کہ اعتراض معترض کا اس بلاغت کے روبرو بالکل غط ربود ہے۔ فتح البیان میں لکھا ہے۔ ای قضاءً مقضیا وحکما مبتوتا وہو کشغل ظلیل ولیل الیل وروض اریض فی قصد التاکید رب۔

اعتراض ثالث۔ وما اختلف اللہ العلیم کذاہل وما کان رب الکائنات کمہاتر۔ بڑے دعوی کے ساتھ مولوی فاضل صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ دوسرے مصرعہ کا لفظ آخری کمہتر ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ لفظ عربی کی کس ڈکشنری میں موجود ہے۔ الجواب۔ صد افسوس!

آوسیان گم شد ملک خدا خر گرفت۔ ایہا الفاضل اللاہوری مالاحولی۔ آپنے عربی کی کوئی ڈکشنری بھی دیکھی ہے۔ اس اعتراض سے تو معلوم ہوتا ہے کہ عربی کی ڈکشنریوں میں سے کوئی ڈکشنری آپنے ملاحظہ نہیں فرمائی۔ صراح میں لکھا ہے۔ اہتار خرف شدن از پیری انتہار شیفتہ شدن از شراب الہتر بالکسر الکذب والداہیۃ والامر العجب وسقط من الکلام والخطاء فیہ بالقسم ذہاب العقل من کبر او مرض او حزن الی آخر العبارات غرضیکہ خاکسار بھی دعوی سے کہتا ہے کہ عربی کی ہر ایک ڈکشنری میں خواہ خورد ہو۔ مثل صراح کے یا کلان مثل لسان العرب منتہی الارب۔ تاج العروس وغیرہ تمام ڈکشنریوں میں ہتر کے مادہ اور اس کے مشتقات میں یہی معنے لکھے ہیں۔ اب فرمائیے۔ کہ آپکی سند مولوی فاضل کی کسی علمی فضیلت کے مثبت رہی یا نہ رہی۔ اور نہیں معلوم کہ آپ نے یہ سند کس طرح پر حاصل کی ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ آپ ایسے اعتراضوں کو شائع نفرماتے تاکہ یہ فضیلت آپ کی تمام دنیا میں ظاہر نہیں ہوتی کیونکہ پیسہ اخبار ایک ایسا اخبار ہے کہ کل دنیا میں شائع ہوتا ہی شرم! شرم! شرم!!

تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

سید محمد احسن عفی اللہ عنہ۔ امروہہ۔ مسلم احمدیہ لائبریری

مورخہ ۲۵ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء

# سیّدنا محمود

(احمد بن علی البلاوی البلینگاڈی الملیباری)

الحمد للہ قد ربّاک محمودا … وجئت فینا بفضل اللہ معمودا

محمّد واحمد قد بشّرابک من … قبل الوجود وقبل الوضع مولودا

فکنت روحی بشیر الدین فضل عمر … وکنت فینا لدین اللہ معہودا

نور ینوّرنا روح یروّحنا … سرّ یبیّن بنا نثنیک مسعودا

خلیفۃ المرتضی المہدی موعدۃ … حقّا فلیس لنا سواک مقصودا

فانظر بقلبک فینا انت عروتنا … روحی لدیک فخذ قرّ بہ مرغودا

والعشق ینزع لنفسی وھی ھائمۃ … غویّ القلب فی مولای ممدودا

باللہ اذ یک لنفسی فاقبلن ولا … تجعل مع المذلّ مردودا او مطرودا

انّی ابتلیت ببغی النّاس بینہمو … فلیثٌ عند حسود القوم محسودا

فقاد فی فرس بخب لایہود بہا … الّا غلام رسول اللہ مودودا

امواج اشواق بحر العشق ھائشۃ … ارباح ھیمانہا قد ھاج مسرودا

ما لذۃ العشق ان لم یوصلن بنا … فی ساحل الجود فلک البیع مشہودا

حمدت ربی علی ما قد اراد فی … نومی بصادقۃ الانباء موعودا

لا زال منک دعا لی بسلمتی … انّی لاحمد مذ سمّاک محمودا

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

لیکن نا بچے۔ آخرش انذار حرب دیدیا گیا۔ اور شاہنشاہ فرانس جوزف نے اپنے ملک کی ناموس بچانے کے لئے تلوار کو نیام سے باہر کیا۔ اب طرفین کی فوجی طاقت ملاحظہ ہو۔

## آسٹریا

(۱) مستقل فوج ۵۹۰۰۰۰

(۲) محفوظ فوج ۲۳۰۰۰۰

کل فوج کے ۱۶ کورز ہیں اور ۳۲ ڈویژن ہیں۔ ہر کارپ میں ۳۴ ہزار جوان ہیں۔ فوری اطلاع ہونے سے ۸ کورز روسی سرحد پر جمع ہو سکتے ہیں

(۳) ایک توپخانہ بریگیڈ ہے جس میں ۱۰ باٹریاں ہیں ہر ایک میں چھ اتواپ ہیں۔

(۴) ۲ رسالے ہیں جنمیں سے دو روسی سرحد پر متعین ہیں ہر رسالہ میں ۴ ہزار سوار ہیں ان فوج میں سے ۸ کورز کا روسی سرحد پر بلا تاخیر اجتماع ہو سکتا ہے

آبادی پانچ کروڑ دس لاکھ

رقبہ ۲۴۰۰۰۰ مربع میل

## سرویا

(۱) مستقل فوج ۱۷۵۰۰۰

(۲) محفوظ فوج ۹۵۰۰۰

افواج مانٹیگرو ۳۵۰۰۰

کل فوج کے ۵ ڈویژن ہیں۔

(۳) ایک پہاڑی توپخانہ دو گھوڑوں کے توپخانے

(۴) ایک ڈویژن رسالہ جس میں چار رجمنٹ ہیں۔

آبادی ۴۵۴۷۹۹۲ نفوس

رقبہ اصل سرویا ۱۸۶۵۰ مربع میل لیکن اب ترکی علاقہ ملنے سے دوگنا اور بڑھ گیا ہے۔

مذکورہ بالا اعداد سے صاف ظاہر ہے کہ سرویا کسی بیرونی شہ پر آسٹریا کے مقابل کھڑا ہو گیا ہے۔ جو سلافی قوم کا مربی روس ہے۔ جس کی توجہی نقل و حرکت خدا معلوم کیا کچھ کر دکھائیگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حج کے متعلق ہدایات

## گذشتہ سے پیوستہ

(از منشی فرزند علی صاحب فیروزپور)

حیفہ اور دمشق سے مدینہ طیبہ کا سفر قریباً ساٹھ گھنٹہ کا ہے۔ اس تمام لمبے سفر میں زیادہ سے زیادہ چار ایسے سٹیشن ہوں گے۔ جہاں۔ روٹی۔ کھجور۔ انگور بکتے ہیں۔ چلتے وقت ریلوے ٹائم ٹیبل ضرور خرید لینا چاہیئے۔ اس میں سے پتہ لگتا ہے کہ گاڑی کہاں کہاں کسقدر ٹھہریگی۔ اس لئے جہاں قیام لمبا ہو وہاں پانی وغیرہ لینے کے لئے اترنا چاہیئے۔ پانی کے نلکے قریباً سب سٹیشنوں پر لگے ہیں۔ ہمارے ملک کی طرح یہ انتظام نہیں۔ کہ ماشکی پانی لئے ہوئے مسافروں کو پلاتے پھریں۔ مسافروں کو خود نلکے سے پانی لینا پڑتا ہے۔ اہل ضرورت بہت ہوتے ہیں۔ نلکہ ایک ہوتا ہے۔ دنگہ فساد بھی ہو جاتا ہے۔ ہر ایک ٹرین میں ایک گاڑی میں بیت الخلاء اور غسل خانہ کا ایک کمرہ ہوتا ہے۔ جو نہایت صفا ہوتا ہے۔ مگر مسافر ناواقفی کی وجہ سے اسے گندہ کر دیتے ہیں غسلخانہ میں وضو اور غسل بررد کا انتظام ہوتا ہے۔ مگر اس کمرہ میں جب ایک دفعہ پانی ختم ہو گیا۔ تو پھر کسی نے حوض کو نہ بھرا۔ گو ہم نے بعض بڑے سٹیشنوں پر تقاضا بھی کیا۔ ٹکٹ چیک کرنے والے ملازم گاڑی میں ہی سوار ہوتے ہیں۔ تمام اثناء سفر میں چار پانچ دفعہ ٹکٹ چیک کئے گئے۔ مدینہ طیبہ سے ورے ہی آخر کار ٹکٹ لے لئے گئے۔ جب ریل مدینہ طیبہ کے سٹیشن میں داخل ہوئی۔ تو پھاٹک جس پر خروج کا پہرہ تھا۔ فوراً بند کر دیا گیا۔ کیونکہ قافلہ آدمیوں کو یہاں اندر نہیں آنے دیتے۔ ہم اجنبی لوگ ریل سے اتر کر سخت حیران تھے۔ کہ کیا کریں۔ کہاں جاویں۔ اتنے میں میں نے دروازہ کی طرف جو جا کر دیکھا۔ تو ایک قطار کی قطار معلموں کی دو رویہ کھڑی تھی۔ میں نے پکارا کہ ہندیوں کا معلم ہے۔ اور معلوم ہوا کہ ہے۔ ہم نے دروازہ کھلوایا اور معلم پنجاب کے حوالے اپنے آپ کو کیا۔ بعض ہم میں سے پیدل اور بعض سواری پر شہر کو روانہ ہوئے یہاں پہنچتے پہنچتے ہماری پنجابیوں کی تعداد تیرہ تک پہنچ گئی تھی۔ اور اس میں دو خاتونیں بھی تھیں۔ ہمیں ایک نہایت نفیس مکان حرم نبوی کے باب المجید کے سامنے پندرہ روز کے لئے اڑھائی گنی یعنے ستائیس روپیہ آٹھ آنہ کرایہ پر مل گیا۔ جو بہت ارزاں تھا۔

یہاں ہمارا ارادہ ایک ہفتہ قیام کرنے کا تھا۔ مگر ہمیں یہاں ۱۵ روز رہنا پڑا۔ مدینہ طیبہ کے قیام میں ہم نے اول چند روز تو اپنی نمازیں اپنی جماعت کے ساتھ حرم نبوی کے اندر پڑھیں مگر بعد میں فرض نمازیں ہم گھر میں پڑھ لیتے تھے۔ اور نوافل مسجد میں جا پڑھتے تھے۔ مدینہ طیبہ کے حرم نبوی میں ہر نماز میں تین جماعتیں ہوتی ہیں۔ حنفی۔ شافعی اور مالکی۔ ہر نماز کے لئے اوقات مقرر ہیں۔ اور مختلف مذاہب کی ترتیب بھی معین ہے۔ فجر کی نماز حنفی سب کے آخر پڑھتے ہیں۔ باقی سب نمازوں میں حنفی جماعت اول ہوتی ہے۔ معلوم نہیں۔ ہندوستانی احناف کیوں ہر نماز میں تاخیر کو ہی پسند کرتے ہیں۔ حرم نبوی کا دروازہ رات کو ۹ بجے بند ہو جاتا ہے۔ اور صبح ۲ بجے کھلتا ہے۔ رات کو صرف خواجہ سرا لوگ اندر رہتے ہیں۔ مسافر یا تو ان کے ساتھ سمجھوتہ کر کے اور یا شیخ الحرم کی اجازت سے رات کو اندر رہ سکتا ہے۔ اس مسجد کا صحن نہایت وسیع ہے۔ اس میں کنکر بچھا ہوا ہے۔ کبوتروں کی کثیر تعداد وہاں رہتی ہے۔ زائر لوگ ان کو ثواب سمجھ کر دانے ڈالتے ہیں۔ یہاں ہند میں سنا کرتے تھے۔ کہ یہ کبوتر روضہ نبوی کے اوپر سے نہیں اڑتے۔ اور وہاں کسی شخص نے کہا۔ کہ حرم شریف کے اندر بیٹ نہیں کرتے۔ میں نے اپنے ذاتی مشاہدہ سے ہر دو باتوں کو غلط پایا۔ مسجد کے ایک طرف مستورات کے نماز پڑھنے کے لئے پردہ دار فراخ جگہ بنائی گئی ہوئی ہے۔ ایک دروازہ بھی باب النساء کے نام سے مشہور ہے۔ اور شاید کسی وقت یہ ارادہ یا دستور ہو۔ کہ مستورات اس دروازے سے داخل ہوں۔ مگر اب کوئی نہیں۔ اور بھیڑ کے وقت کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ کہ عورتوں کے واسطے رستہ کر دیا جاوے۔ اس لئے ہمارے غیر احمدی دوستوں نے باوجود اس اعتقاد رکھنے کے کہ حرم شریف کے اندر کی نماز تیس یا پچاس ہزار نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔ اپنی مستورات کو مکان پر ہی نمازیں پڑھوا لینا مناسب سمجھا۔ حرم شریف کے اندر صفائی کا بہت اعلیٰ انتظام ہے۔ رات کو بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔ گو اس کے علاوہ کثرت کے ساتھ قندیلیں ہوتی ہیں۔ جن میں روغن زیتون کے ذریعہ بلور کے گلاس میں بتیاں جلتی ہیں۔ مدینہ طیبہ میں کسی قسم کا ٹیکس باشندوں سے وصول نہیں کیا جاتا۔ شہر کی صفائی کے تمام اخراجات عثمانی خزانہ سے آتے ہیں۔ خادمان حرم شریف کی تنخواہوں کا بھی بڑا بھاری خرچ پڑتا ہے۔ ہم نے سنا کہ نائب شیخ الحرم کی تنخواہ ہی اٹھارہ سو روپیہ ماہوار ہے۔ (باقی آئندہ)

# احمدی حجاج کیخدمت میں عرض

خاکسار محمد اعظم مکی احمدی احباب عازمین بیت اللہ شریف کی خدمت میں معروض ہے۔ کہ جو صاحب امسال یا سال آئندہ برائے حج بیت اللہ شریف تشریف لاویں۔ میاں جان عطار کے نام پر جہاز سے اتریں۔ کیونکہ جدہ میں جہاز سے اترتے ہی حکومت ترک کی طرف سے یہ سوال حاکمان حکومت کرتے ہیں۔ کہ تم کس معلم مطوف کے زیر اثر جدہ اور مکہ میں قیام کرو گے۔ پس تمام احباب حجاج کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ مذکورہ بالا پتہ پر تشریف لاویں۔ انشاء اللہ خدمت کے واسطے بندہ ہر وقت کمربستہ رہیگا اور کسی طرح کی ہمدردی اور محبت و اخوت اسلامی سے دریغ نہیں ہوگا۔ میرا خط و کتابت کا پتہ یہ ہے۔ مکہ معظمہ۔ محلہ شبیکہ زقاق۔ مجلہ فی بیت مقیم مرحوم یسلم بید محمد اعظم ابن جان محمد مرحوم)

## ضروری عرض

میں نے اپنے ایک بیٹے کو جس کی عمر اس وقت ..... بارہ سال کی ہے۔ دین کی تعلیم کے حاصل کرنے کے واسطے مدرسہ دینیات میں بحکم جناب خلیفۂ ثانی سیدنا حضرت بشیر الدین محمود احمد صاحب داخل کروایا ہے احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا میری عدم موجودگی میں اس کے ساتھ ہو۔ اور وہ پوری کوشش سے دین کے علم کو حاصل کرے۔ تا کسی طرح مکہ معظمہ میں بھی ہمارا سلسلہ عالیہ رائج ہو۔ اور لوگ گمراہی سے بچیں۔

## مکہ شریف کا سرمہ

مکہ شریف کا سرمہ ممیرے اور زمزم کے ساتھ حل کیا ہوا۔ محمد اعظم مکی کا آوردہ ہمارے پاس موجود ہے۔ زمزم کے ہوتے ہوئے اس سرمہ کی مزید کوئی تعریف کرنا عبث ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/ المشتہر۔ محمد یامین تاجر کتب۔ قادیان۔ (ضلع گورداسپور)

## تصحیح

۲۸ جولائی کے الفضل صفحہ ۸ پر مضمون بعنوان حج کے متعلق ہدایات میں ایک آیت نہایت غلط چھپی ہے۔ صحیح یوں ہے۔ فضرب بینہم بسور لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ وظاہرہ من قبلہ العذاب (۲۷)

## درخواست بیعت

بکمال ادب و انکساری عرض پرداز ہوں کہ اپنے قیمتی اوقات سے ایک دو منٹ کا وقفہ نکال کر بنام مولی میرے گناہوں اور خطاکاریوں کی معافی کے واسطے بدرگاہ اللہ العالمین دعا فرمائی جاوے۔ اور منظوری بیعت سے سرفراز فرمایا جاوے

(علم الدین مدرس گورنمنٹ سکول گوجرانوالہ)

# دعوت الی الخیر

## مفتی صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کلکتہ ۲۸-۰۶-۱۹۱۴

رہبر صادق حضرت فضل عمر خلیفۃ المہدی ابن النبی ایدکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ ملا۔ موجب فرحت ہوا۔ بندہ بدستور اپنے کام میں مصروف ہے۔ اپنی خطاؤں اور کمزوریوں کے سبب بظاہر لاچار ہوں۔ مگر حضور کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل میں چارہ پاتا ہوں۔ احمدی اخباروں میں میرا ایڈریس چھپ جانے کے سبب کئی ایک دوستوں کے خطوط اور سوالات دربارہ مسئلہ [illegible] میرے پاس آرہے ہیں۔ اخبارات میں میری رائے میرے عملدرآمد سے ظاہر ہے۔ میں کسی اور کے متعلق کیا کہوں اپنے آپ پر غور کرتا ہوں تو خلافت سے علیحدگی میں فسق اور کفر اور جہنم کا ایسا بھیانک نظارہ پاتا ہوں کہ اس کے تصور سے بھی جان کانپتی ہے۔ آہ! لوگوں نے حسنِ محمود کو نہیں دیکھا۔ ورنہ کفر اور اسلام کے سب جھگڑے ایک نگاہ میں طے ہوجاتے۔ کوئی صادق کی آنکھوں سے ولد النبی کو پہچانے۔ تو مسئلہ نبوت کا فیصلہ ایک آن میں ہوجائے۔ مگر شکوہ کس کے آگے کریں۔ اور روئیں کس کے سامنے۔ یاروں نے قطع تعلق کیا۔ اور پیاروں نے منہ موڑ لیا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں ہر وقت حضور کی دعاؤں کا محتاج ہوں اور جس نے آپ کو خلیفہ بنا دیا اس کے فضل کا امیدوار ہوں۔ سب دوستوں کو فرداً فرداً خط لکھنے دشوار ہیں۔ اسواسطے ارادہ کیا ہے کہ ایک مفصل مضمون لکھکر اور چھپوا کر یہاں سے شائع کردوں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

یہاں درس روزانہ ہوتا ہے اور تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ چند باتیں بطور نمونہ کے عرض خدمت ہیں جیسا کہ حضور کو معلوم ہے۔ عیسائیوں کے فرقے بہت ہیں اور ہر ایک فرقہ کچھ امتیازی باتیں اپنے اندر رکھتا ہے انجیل میں لکھا ہے کہ واقعہ صلیب سے قبل حضرت مسیح نے اپنے حواریوں کے خود پاؤں دہوئے۔ اور دہوکر کپڑے سے پونچھے۔ بھی بعض فرقے اس نمونہ پر عمل کرنے کے واسطے گاہے گاہے اس رسم کو ادا کرتے ہیں۔ اگلے دن اتفاقاً مجھے معلوم ہوا کہ کلکتہ میں بھی ایک ایسا گرجا ہے۔ جہاں یہ رسم کی جاتی ہے اور کہ وہ رسم مقررہ دن بھی آگیا ہے۔ سو میں بھی اس نظارہ کو دیکھنے کے واسطے وقت مقررہ پر وہاں پہنچا۔ اور پادری صاحب کی پیشگی اجازت حاصل کرکے وہاں جا بیٹھا۔ عبادت کے تمام رسومات۔ دعا گیت۔ بائبل خوانی۔ سرمن حسب دستور ادا ہوئے۔ اور درمیان میں پادری صاحب کے اعلان ہو جانے پر سب مرد ایک الگ کمرے میں گئے۔ میں بھی مردوں کے کمرے میں جاکر الگ ایک طرف بیٹھ گیا۔ سب نے اپنے اپنے بوٹ اتارے۔ موزے نکالے۔ چلمچیاں پانی سے بھری ہوئی سب کے آگے رکھی گئیں۔ اور ایک دوسرے کے پاؤں دھلاتے اور گیت گاتے۔ پادری صاحب نے بھی بعض کے پاؤں دھلائے۔ سرمن میں اس امر پر خاص زور دیا گیا کہ مسیح نے جو کام کئے ہیں ان کی پیروی لفظاً کرنی چاہیئے یہ سب کچھ تین گھنٹے میں ختم ہوا۔ جب آخری دعا ہو چکی اور لوگ جانے لگے تو میں جلدی سے کھڑا ہوا۔ اور ایک مختصر سی تقریر انگریزی میں کی۔ جس میں کہا۔ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں کہ میں نے آج صبح بعض مفید معلومات حاصل کئے۔ لاریب میں ایک مسلم ہوں ایک محمدی ہوں۔ اور میں اسبات پر ایمان رکھتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں آچکے وہ حضرت احمد کے وجود میں ظاہر ہوئے۔ اور ان کا مقام نزول قادیان ہوا۔ جو پنجاب میں ہے۔ ہاں میں بلحاظ ایک راست گفتار انسان ہونے کے یہ کہتا ہوں کہ بعض باتوں میں انجیل کے لفظوں کی جو پیروی میں نے اس گرجا میں دیکھی ہے وہ اور جگہ نہیں دیکھی۔ اور پادری صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے یہاں بیٹھنے اور سب کچھ دیکھنے کی اجازت دی۔" میری تقریر کو سب نے غور سے سنا۔ اور اکثر نے میرے پاس آکر مصافحہ کیا اور شکریہ کیا اور بعض نے میرا ایڈریس لیا۔ سو پھر خدا کا شکر ہے کہ ایک گرجا میں مجھے تبلیغ حق کی توفیق حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔

جس سیاح کا پہلے ذکر کر چکا ہوں اس کا خط آیا کہ میں آپ سے آپکے مکان پر ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے اسے جواب دیا اور لکھا کہ آپ بخوشی یہاں آسکتے ہیں۔ لیکن میں بھی آپکے مکان پر بخوشی حاضر ہوسکتا ہوں۔ اور کچھ سلسلہ کا ذکر کیا یہ خط میں نے ڈاک میں ڈالدیا۔ دوسرے دن مجھے ایک خط آیا کہ ڈاکٹر ... صاحب کل ایک بجے آپ کو دیکھ سکتے ہیں اور آپکو دوائی بتلا سکتے ہیں آپ بخوشی تشریف لادیں۔ میں حیران ہوا کہ میں نے تو کسی ڈاکٹر صاحب کو خط نہیں لکھا یہ کیا بات ہے۔ نام اور پتہ کو بغور دیکھنے سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ کوئی ڈاکٹر صاحب اس سیاح کے ہمنام ہیں اور اسی اسٹریٹ میں رہتے ہیں۔ میرا خط غلطی سے بجائے سیاح کے ڈاکٹر صاحب کو جاملا۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت کا شکر گذار ہوا۔ کہ ایک اور شخص کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ وقت مقررہ پر ڈاکٹر صاحب کے مکان پر حاضر ہوا۔ اجازت ملاقات کا شکریہ کیا۔ اور صرفِ اوقات کیواسطے معافی چاہتے ہوئے خط کا واقعہ ذکر کیا وہ بھی حیران ہوئے۔ کہا۔ اسی واسطے میں خط کا مطلب نہ سمجھ سکا۔ میں نے سارا قصہ عرض کیا کہ وہ خط ایک سیاح کے نام ہے جو اسلامی فرقوں کی تحقیقات میں ہے۔ اور میں ایک خاص فرقہ کا خادم ہوں۔ جس کے بانی حضرت احمد قادیان میں ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں مسیح کیا مہدی بنایا۔ (مختصر بیان سلسلہ کا کیا گیا۔ اور ایک رسالہ ریویو آف ریلیجنز جس میں سلسلہ کا ذکر ہے۔ تحفۃً پیش کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے شکریہ کرتے ہوئے رسالہ لیا اور کہا کہ میں اسے دیکھونگا۔ اور میرا ایڈریس پاس رکھ لیا تاکہ وقت ضرورت کام آوے انکا نام ڈاکٹر یونن ہے تب میں نے اپنی چٹھی واپس طلب کی۔ تو فرمایا۔ کہ اصل بات یہ ہے کہ میں اس کا مطلب نہ سمجھ سکا۔ تو میں نے وہ خط اپنے دوائی فروش میرز کنگ اینڈ کو کو بھیجدی تھی وہیں سے آپ کو جواب میری طرف سے لکھا گیا آپ میرا نوکر ساتھ لیجائیں اور وہاں خط کے متعلق دریافت کریں۔ میں دل میں خوش ہوا کہ یک شد دو شد۔ ڈاکٹر کے ملازم کے ساتھ کنگ صاحب کی دکان پر پہنچا۔ دوکاندار دن کو لمبی باتیں سننے کا وقت کہاں۔ پر میں نے سارا قصہ انکو سنا ہی دیا اور قصہ کے رنگ میں تبلیغ بھی ہوگئی۔ سننے والوں کو دلچسپی ہوئی اور چٹھی تلاش کرنے پر مینیجر صاحب کی جیب سے نکلی اس کے مطالب کو اچھی طرح نہ سمجھنے کے سبب خصوصیت سے اپنی جیب میں لئے پھرتے تھے۔ شاید کسی اور کو بھی دکھائی ہو اس سارے قصہ کو سُن کر وہ بھی محظوظ ہوئے اور میں تو محظوظ تھا ہی کیونکہ تبلیغ کا موقعہ ملتا تھا۔

دیوالیہ روم میں میرا دوسرا لیکچر بہت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ سامعین بہت خوش ہوئے۔ پانچ اور آدمی نبوت محمد احمد کا تحریری اقرار کرکے ہیس یونین (پیغام صلح) میں داخل ہوئے ... دوسرے لیکچر میں چند مسلمان بھی شامل ہوئے۔ جنھوں نے مکان پر آکر ملاقات کرنیکی خواہش ظاہر کی ہے۔ مولوی عطاء الرحمان صاحب کی خواہش ہے کہ میں راج شاہی میں دو لیکچر دے آؤں۔ مولوی عبدالواحد صاحب بھی کلکتہ آنیوالے ہیں۔ چند روز یہاں قیام کرینگے۔ والسلام۔ عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ ٭